81778 ـ لاٹری اور شراب اور خنزیر فروخت کرنے والی دوكان پر ملازمت كا حكم

سوال

میں نوجوان اور امریكہ میں رہائش پذیر ہوں، اور دو ماہ سے حلال اور شرعی كام تلاش كر رہا ہوں، لیكن جو عرب لوگ اس شہر میں رہائش پذیر ہیں وہ یا تو خنزیر اور یا پھر شراب فروخت كرتے ہیں، اور اس وقت میرا كسی دوسرے شہر میں جانا ممكن نہیں، كیونكہ میری بیوی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے، كیا اس حالت میں خنزیر فروخت كرنے والے ہوٹل میں ملازمت كرنا حرام ہے ؟

ایك دوسرے شہر جو كہ تقریبا بیس میل دور ہے میں مجھے ایك سپر ماركیٹ پر ملازمت ملی ہے جہاں لاٹری كی پرچیاں فروخت ہوتی ہیں اور مجھے مجبورا آدھی رات وہاں سے واپس آنا پڑتا ہے، كیونكہ میری بیوی اور بیٹی اكیلی ہے، اور موسم سرما كا آغاز ہو چكا ہے اس وجہ سے درجہ حرارت صفر سے بھی كم ہوتا ہے، برف اور دھند كی بنا پر راستہ بھی خطرناك ہو جاتا ہے، تو كیا لاٹری كی پرچیاں فروخت كرنے والی دوكان پر ملازمت كرنا حرام ہے ؟

اور اس حالت میں میرا اپنے شہر میں خنزیر فروخت كرنے والے ہوٹل پر ملازمت كرنا افضل ہے یا كہ دوسرے شہر میں لاٹری فروخت كرنے والی دوكان پر ملازمت كرنا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میرے سائل بھائی میں یہ گمان نہیں كرتا كہ آپ ہم سے دو عظیم اور بڑے گناہوں كے مابین تفاضل چاہتے ہیں، ایك لاٹری كے ذریعہ قمار بازی اور جوے كا گناہ جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی كتاب كی درج ذیل آیات میں حرام كیا ہے، اور اس سے منع كیا ہے، اور یہ آیا قیامت تك تلاوت كی جاتی رہینگی:

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے كہ شراب، جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، تم اس سے اجتناب كرو تا كہ تم كامیاب ہو سكو، شیطان تو یہی چاہتا ہے كہ شراب اور قماری بازی كے ذریعہ تمہارے مابین بغض و عداوت پیدا كر دے، اور تمہیں اللہ كی یاد اور نماز سے روك دے، تو كیا تم اب بھی باز آجاؤ المآئدۃ (90- 91).

اور خنزیز كا گوشت یا شراب فروخت كرنے كے گناہ میں افضلیت كو بیان كرنے طلب كرتے ہو جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے حرام كیا ہے.

کیا مسلمان شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں ان کبیرہ گناہوں میں سے کسی کو اختیار کرے؟! اور کیا یہی وہ زندگی ہے جس کے لیے وہ کوشش کر رہا ہے اور اس کی نعمت حاصل کر رہا ہے ؟ !

میرے سائل بھائی میں آپ کو ایسا خیال نہیں کرتا، کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور اپنے اسلام کی بنا پر عزیز و کریم ہیں، اور قوی الایمان ہیں کہ آپ اس پر راضی ہو جائیں کہ اس عظیم بری اور خبیث چیز کو فروخت کرنے لگیں، جس نے ساری زمین کو فتنہ و فساد اور ظلم و برائی سے بھر دیا ہے، کیونکہ شراب ام الخبائث یعنی سب برائیوں کی جڑ ہے، اور قمار بازی و جوا لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، اور خنزیز کو تو اللہ تعالی قطعی حرام کیا ہے.

بلکہ ان اشیا کی حرمت تو شریعت اسلامیہ کی سب سے بڑی نشانی اور معالم ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لائق نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے غیض و غضب کو دعوت دینے والی چیز فروخت کرے.

جی ہاں مسلمان شخص کے لیے کسی بھی حالت میں لوگوں کو برائی فروخت کرنی جائز نہیں، چاہیے وہ کوئی غیر مسلم شخص ہی ہو؛ کیونکہ اس طرح وہ گناہ نشر کرنے میں شریك ہوگا، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی اور اس کے حکم کی مخالفت کرنے میں معاون بنےگا.

ہماری اس ویب سائٹ پر بہت زیادہ ایسے فتاوی جات موجود ہیں جو اس مسئلہ کو بیان اور اس کی وضاحت کرتے ہیں، اور حرام اشیاء کی فروخت میں شرکت کی حرمت کا فیصلہ کرتے ہں، چاہیے وہ کسی غیر مسلم شخص کو ہی فروخت کیا جائے، اس لیے آپ سوال نمبر (1830) اور (40651) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور اگر آپ ضرور اس ملك میں رہنا چاہتے ہیں تو آپ اس دوکان کے مالك سے اس پر متفق ہو سکتے ہیں کہ آپ لاٹری اور قماری بازی کی پرچیاں فروخت نہیں کرینگے، اور باقی مباح اشیاء فروخت کرنا ہی کافی ہیں.

ہمارے فاضل بھائی آپ اس حالت یعنی ان حرام کاموں کو کرنے کی سوچ تك اس لیے پہنچے ہیں کہ آپ کفار کے مابین رہتے ہیں، اور وہاں رہنے والے اکثر لوگوں کی حالت بھی یہی ہے، اور یہ ان کفار ممالك میں رہائش اختیار کرنے کا ہی نتیجہ ہے جو مسلمان ممالك سے دور ہیں؛ کیونکہ کفار کا معاشرہ کسی حدود اور اصول کا پابند نہیں، اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے کسی حکم اور نہ ہی کی کسی ممانعت کا خیال رکھتا ہے.

لیکن مسلمان معاشرے میں (الحمد للہ) بہت حد تك اللہ تعالی کی حدود کی پابندی ہوتی ہے، اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہماری اس ویب سائٹ پر کفار ممالك میں رہنے اور بود و باش اختیار کرنے کا حکم معلوم کرنے کے لیے فتاوی جات کا مطالعہ کریں اور درج ذیل سوالات کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوال نمبر (13363) اور (27211).

ہمارے سائل بھائی آپ یہ یاد ركھیں كہ اللہ تعالی كا تقوی ہی ایك ایسی چیز ہے جو انسان كے لیے دنیا و آخرت كا بہترین خزانہ اور باقی رہنے والی چیز ہے، یہ دنیا میں بندے كے لیے حصول رزق كا ذریعہ ہے جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقوی اختیار كرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین كی بركتوں كے خزانے كھول دیتے، لیكن انہوں نے تكذیب كی اور جھٹلایا تو ہم نے ان كے اعمال كی بنا پر انہیں پكڑ لیا الاعراف (96).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتا ہے، اللہ تعالی اس كے لیے نكلنے كی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس كو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو كوئی اللہ تعالی پر توكل كرتا ہے اللہ تعالی اس كو كافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے كام كو پورا كرنے والا ہے، اور اللہ تعالی نے ہر چیز كا اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور آخرت میں یہ چیز گناہوں كا كفارہ ہے اور معصیت كو مٹا ڈالتی ہے، اور اللہ تعالی كے عذاب سے بچاؤ كا باعث ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتا ہے اللہ تعالی اس كے گناہ معاف كر دیتا ہے، اور اسے اجر عظیم سے نوازتا ہے الطلاق (5).

اور پھر دنیا تو چند اور محدود دنوں كی ہے، اور موت قریب ہی آنے والی ہے، كسی بھی شخص كو یہ معلوم نہیں كہ آیا آج فرشتے اس كی روح قبض كریں گے یا كل ؟

جس شخص كی روح حرام اشیاء فروخت كرتے ہوئے قبض ہو تو اس كی حالت كیا ہو گی نہ تو اس نے نصیحت سنی اور نہ ہی اس نے یاد دہانی كی طرف توجہ دی ؟!

میرے سائل بھائی میرا تو گمان یہی ہے كہ آپ اللہ تعالی كے عذاب سے ڈرنے اور اس كی سزا كا خوف ركھنے والے ہیں، اور آپ كبھی بھی راضی نہیں كہ آپ كی حالت ایسی ہو، یہ یاد ركھیں كہ صبر و تحمل كامیابی اور تنگی سے فراخی كی راہ اور كنجی ہے، اس لیے آپ كوئی حلال اور پاكیزہ كام تلاش كرنے كی كوشش كریں، اس كفریہ ملك میں رہنے كے متعلق اپنے دل سے مشورہ كریں اور سوچیں كہ كیا یہ صحیح ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كو ہدایت نصیب فرمائے، اور حق و خیر اور بھلائی كی توفیق نصیب كرے.

والله اعلم .